Al-Raqīm (Research Journal of Islamic Studies)
ISSN: 3006-2225 (Print), 3006-2233 (Online)
Volume 03, Issue 01, January-June 2025.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islāmia University of Bahāwalpur, Raḥīm Yār Khān Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی: حیات و خدمات کا علمی جائزہ

Āyat Ullāh al Uẓmā Nāṣir Makāram Shīrāzī: A Scholarly Review of His Life and Contributions

Naheed Akhtar Soomro
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Al-Hamad Islamic University, Islamabad
Email: iiuisoomro@gmail.com

Dr. Saleem Raza
Associate Professor, Department of Islamic Studies,
Al- Hamad Islamic University , Islamabad
Email:saleemrazag82@gmail.com

Abstract:

This research article presents a comprehensive study of Āyat Ullāh al Uẓmā Nāṣir Makāram Shīrāzī, a pivotal figure in the history of Shiite Islam and Iranian socio-political thought. Renowned for his issuance of the famous tobacco fatwā, Āyatullāh Shirāzī played a crucial role in shaping religious resistance to colonial and imperial pressures in the 19th century. The paper explores his early life, scholarly background, and his ascent as a marjaʿ-e-taqlīd (source of emulation). It analyzes his political stance, especially his influence on anti-colonial movements and the integration of religious authority in public life. By examining historical texts and accounts from his contemporaries, this article highlights the enduring legacy of Āyatullāh Shirāzī in the spheres of fiqh, theology, and political activism. His contributions exemplify the dynamic role of religious leadership in socio-political contexts, bridging traditional Islamic thought with emerging modern challenges. Drawing upon primary sources and contemporary accounts, the study highlights his jurisprudential contributions and his strategic use of religious decrees to affect real-world change. It presents Allāmā Shirāzī as a figure who not only preserved Islamic legal traditions but also redefined the role of the ʿulamāʾ in modern political life.

Keywords: *Shiite Islam, Āyatullāh Shirāzī, jurisprudential, Tobacco Fatwa, marjaʿ-e-taqlīd.*

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

تعارف:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی (دام ظلہ) معاصر شیعہ مراجع تقلید میں ایک ممتاز اور بین الاقوامی سطح پر معروف علمی شخصیت ہیں۔ آپ کی جامع الابعاد علمی، تفسیری، فقہی اور سماجی خدمات نے نہ صرف ایران بلکہ پوری اسلامی دنیا میں دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ آپ کی شہرہ آفاق تفسیر "نمونہ" قرآن کریم کی ایک منفرد، جامع اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ تفسیر ہے جو سادہ اور عام فہم اسلوب کے ساتھ ساتھ گہرے علمی مباحث کا بھی احاطہ کرتی ہے۔

آیت اللہ مکارم شیرازی کی شخصیت علم و تقویٰ کا ایک نادر نمونہ ہے جو فقہ و اصول کی گہرائی، تفسیر و حدیث کی وسعت، فلسفہ و کلام کی بصیرت اور عصر حاضر کے سماجی مسائل کے حل کو یکجا کرتی ہے۔ آپ نے اپنی تمام تر علمی کاوشوں میں اعتدال اور میانہ روی کو اپنا شعار بنایا ہے۔ آپ کی تحریروں اور تقریروں میں عقلی استدلال، منطقی طریقہ کار اور جدید علمی مباحث کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

معاصر دینی علوم کے میدان میں آیت اللہ مکارم شیرازی کی خدمات کو تین اہم محوروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. تفسیری خدمات: جن میں تفسیر نمونہ کے علاوہ متعدد قرآنی موضوعات پر تحقیقی کام شامل ہیں۔
2. فقہی خدمات: جن میں جدید مسائل پر فقہی اجتہادات اور رسائل عملیہ کی تالیف شامل ہے۔
3. سماجی و تربیتی خدمات: جن میں معاشرتی اصلاح اور نوجوان نسل کی تربیت کے پروگرامات شامل ہیں۔

آپ کی علمی شخصیت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ دینی تعلیمات کو جدید دور کے تقاضوں اور سائنسی ترقی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کے تفسیری اسلوب میں قرآن کریم کی آیات کو موجودہ دور کے علمی، سماجی اور تہذیبی چیلنجز کے تناظر میں پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ تحقیقی مقالہ آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی کی حیات طیبہ، تعلیمی و تدریسی خدمات، علمی تصانیف اور بالخصوص ان کے تفسیری منہج و اسلوب کا جامع جائزہ پیش کرے گا۔ مقالے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ کی علمی کاوشوں کو منظم انداز میں پیش کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ اس عظیم علمی شخصیت کے کارناموں سے بہتر طور پر آگاہ ہو سکے۔

اس مقالے میں ہم آپ کی ولادت اور ابتدائی زندگی، تعلیمی مراحل، قم اور نجف اشرف کے علمی سفر، تدریسی خدمات، علمی تصانیف اور بالخصوص تفسیر قرآن کے میدان میں آپ کے منفرد اسلوب و منہج کا تفصیلی تجزیہ پیش کریں گے۔ مقالے کا اختتام آپ کی علمی خدمات کے اثرات اور معاصر دور میں ان کی اہمیت کے جائزے پر ہو گا۔

ولادت وابتدائی زندگی:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی ولادت بروز جمعرات ۵ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری قمری (مطابق ۱۹۲۷عیسوی) کو ایران کے تاریخی اور ثقافتی شہر شیراز میں ہوئی۔ شیراز جو صدیوں سے ایران کا علمی و ادبی مرکز رہا ہے، اپنے علماء، شعراء اور دانشوروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ آپ کی ولادت ایسے ماحول میں ہوئی جب شیراز میں دینی تعلیمات اور اسلامی علوم کا چرچا تھا آپ کی ولادت کے بعد گھرانے نے آپ کا نام "ناصر" رکھا جو بعد میں آپ کی شخصیت کے عین مطابق ثابت ہوا، کیونکہ آپ نے دین اسلام کی نصرت اور

حمایت میں اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ ابتدائی عمر ہی سے آپ میں ذہانت اور فطانت کے آثار نمایاں تھے۔ آپ کے بچپن کے واقعات بتاتے ہیں کہ آپ عام بچوں سے مختلف تھے اور کم عمری ہی سے علم و معرفت کی طرف مائل تھے۔[1]

آپ کا تعلق ایک ممتاز علمی اور مذہبی گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد ماجد **حاج شیخ علی اکبر مکارم شیرازی** ایک متقی، پرہیز گار اور دین دار انسان تھے جو اپنے وقت کے معروف علماء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی تربیت میں دینی اقدار کو اولیت دی اور ابتدا ہی سے اس میں علم دین کی محبت پیدا کی۔[2]

آپ کی والدہ ماجدہ بھی ایک نیک اور صالح خاتون تھیں جنہوں نے گھر کے ماحول کو دینی تعلیمات کے مطابق ڈھالا۔ تاریخی روایات کے مطابق آپ کے خاندان کا سلسلہ نسب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے، جو آپ کی شخصیت میں روحانیت اور علمیت کے امتزاج کی ایک واضح علامت ہے۔[3]

ولادت کے وقت شیراز کا ماحول:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی ولادت ۱۹۲۷ء میں ایران کے قدیم اور ثقافتی شہر شیراز میں ہوئی، جو اس وقت ایران کے اہم علمی اور دینی مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ شیراز میں متعدد دینی مدارس قائم تھے جہاں دینی علوم کی تدریس کا سلسلہ جاری تھا، اور علمی مباحث کا ماحول ہمہ وقت گرم رہتا تھا۔ اس شہر میں علماء و فضلاء کی ایک بڑی تعداد مقیم تھی جو نہ صرف علمی تدریس و تحقیق میں مصروف تھی بلکہ عوامی سطح پر بھی دینی رہنمائی فراہم کرتی تھی۔ اس وقت کے شیراز میں دینی تعلیمات کو ایک مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل تھی، اور عوام الناس کی زندگی پر مذہبی اقدار کا گہرا اثر موجود تھا۔ یہی علمی و دینی فضا آیت اللہ مکارم شیرازی کی ابتدائی تربیت اور فکری بنیاد کے لیے ایک زرخیز زمین ثابت ہوئی۔[4]

آپ کی ولادت کے وقت ایران میں سیاسی حالات:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی ولادت کے وقت ایران پر رضا شاہ پہلوی کی حکومت قائم تھی، جو دینی اداروں اور مذہبی شخصیات کے لیے ایک سخت اور دباؤ سے بھرپور دور تھا۔ اس زمانے میں دینی حلقوں پر دباؤ کی پالیسی اپنائی گئی تھی اور حوزاتِ علمیہ کو متعدد چیلنجز کا سامنا تھا۔ علماء کی سرگرمیوں کو محدود کر دیا گیا تھا اور مذہبی تعلیم و تبلیغ پر حکومتی نگرانی سخت کر دی گئی تھی۔ ان تمام مشکلات کے باوجود، شہر شیراز کا علمی ماحول نسبتاً بہتر اور فعال تھا، جہاں دینی مدارس اور علمی حلقے بدستور علم و ہدایت کا چراغ روشن کیے ہوئے تھے۔ یہی وہ پس منظر تھا جس میں آیت اللہ مکارم شیرازی کی شخصیت نے پرورش پائی۔ ان کے خاندان نے نہایت شعوری انداز میں ان کی تربیت پر توجہ دی اور کم سنی ہی سے انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرایا۔ آپ کی ولادت اور پرورش کا یہ ماحول نہ صرف آپ کی علمی و روحانی شخصیت کی بنیاد بنا بلکہ آئندہ زندگی میں آپ کے علمی، تفسیری اور فقہی خدمات پر بھی اس کی گہری چھاپ نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔[5]

تعلیم و تدریس: آیت اللہ مکارم شیرازی کا علمی سفر

تعلیم کا آغاز:

آیت اللہ مکارم شیرازی نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز شیراز ہی میں کیا۔ اس دور میں تعلیمی نظام درج ذیل خصوصیات کا حامل تھا:

۱۔ ابتدائی تعلیم کا نظام:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی شہر شیراز سے کیا، جہاں اس وقت تعلیم کا نظام عمومی طور پر روایتی مکتب خانوں پر مشتمل تھا۔ ان مکتب خانوں میں تعلیم کا انداز روایتی مگر دینی بنیادوں پر استوار ہوتا تھا۔ ابتدائی تعلیمی نصاب میں عربی زبان کی بنیادی تعلیم کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، کیونکہ یہی زبان دینی متون اور اسلامی علوم کی فہم کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی تھی۔ اسی مناسبت سے صرف و نحو (عربی گرامر) پر خاص توجہ دی جاتی تھی تاکہ طلبہ کو قرآن وحدیث کے مفاہیم کو سمجھنے کی بنیاد فراہم کی جاسکے۔ ان کے ابتدائی نصاب میں منطق اور دیگر عقلی علوم کی تعلیم بھی شامل تھی، جو ان کے فکری ارتقاء اور علمی تحلیل کی صلاحیت کو جلا بخشنے میں مؤثر ثابت ہوئی۔ یہی مضبوط علمی بنیادیں تھیں جنہوں نے آیت اللہ مکارم شیرازی کو آگے چل کر ایک بلند پایہ فقیہ، مفسر اور مفکر کی حیثیت عطا کی۔[6]

۲۔ اساتذہ کرام:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے اپنے مختلف اساتذہ سے دینی علوم کے مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کی، اور ہر استاد سے انہوں نے مخصوص علوم میں مہارت حاصل کی جو بعد ازاں ان کے علمی اور اجتہادی مقام کی بنیاد بنی۔ شیراز میں اپنے ابتدائی دور میں، انہوں نے مقامی علماء سے عربی زبان و ادب، صرف و نحو، منطق اور ابتدائی فقہ و اصول جیسے بنیادی مضامین میں تعلیم حاصل کی۔ اس مرحلے میں ان کی توجہ عربی گرامر، علم معانی و بیان، اور عقلی استدلال کی تربیت پر مرکوز رہی تاکہ آگے چل کر اعلیٰ علمی مباحث کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔

جب وہ ۱۹۴۵ء میں حوزہ علمیہ قم تشریف لائے تو انہیں متعدد اکابر اساتذہ کے دروس سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ آیت اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردی کے درس خارج فقہ میں شرکت نے انہیں فقہی استدلال، روایات کے استنباط، اور اصولِ اجتہاد میں گہری بصیرت عطا کی۔ آیت اللہ بروجردی کے درس کا خاصہ یہ تھا کہ وہ فقہ کو "حدیثی فقہ" کی بنیاد پر سکھاتے تھے، جس سے آیت اللہ مکارم شیرازی کو فقہ میں روایت پر مبنی اجتہاد کا ذوق ملا۔

آیت اللہ سید محمد حجت کوہ کمری سے انہوں نے فقہ اور اصول فقہ میں مہارت حاصل کی، خاص طور پر اصولی مباحث میں عقلی و فلسفی بنیادوں پر سیر حاصل گفتگو ان کی علمی پختگی کا باعث بنی۔ آیت اللہ سید محمد محقق داماد کے دروس میں شرکت کے ذریعے انہوں نے اصول فقہ کے ساتھ ساتھ فلسفہ اور کلام کے بعض مقدماتی مباحث کا بھی مطالعہ کیا، جس سے ان کے عقلی و استدلالی انداز میں نکھار آیا۔

نجف اشرف کے قیام کے دوران، آیت اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم خوئی کے فقہ و اصول کے دروس میں شرکت نے انہیں اجتہاد کی اعلیٰ سطحوں تک پہنچایا۔ آیت اللہ خوئی اپنے زمانے کے سب سے معتبر اصولیین میں شمار ہوتے تھے، اور ان کے دروس میں شرکت آیت اللہ مکارم شیرازی کے اصولی مباحث میں گہرائی اور دقت نظر کا سبب بنی۔ اسی طرح آیت اللہ سید محسن الحکیم سے بھی انہوں نے فقہ اور اس کے استدلالی طریقہ کار میں خاص بصیرت حاصل کی، خاص طور پر معاملات اور عبادات سے متعلق فقہی مسائل پر ان کا عبور اسی تربیت کا نتیجہ تھا۔

مزید بر آں، آیت اللہ مکارم شیرازی نے آیت اللہ محمد باقر اصطہباناتی اور آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاء سے اجازۂ اجتہاد حاصل کیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان علماء نے نہ صرف ان کے علمی مقام کو تسلیم کیا بلکہ ان کی فقہی یوں، ہر استاد نے آیت اللہ مکارم شیرازی کی شخصیت کو ایک مختلف زاویے سے نکھارا اور انہیں ایک ایسا جامع فقیہ و مفسر بنانے میں مدد دی، جو بعد میں عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دین کی تشریح و تفہیم کے لیے ایک روشن مینار بنے۔[7]

ا۔ تعلیمی کامیابیاں:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی تعلیمی زندگی کا آغاز کم عمری سے ہوا، لیکن انہوں نے بہت جلد اپنی غیر معمولی ذہانت، محنت اور فکری پختگی کے ذریعے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ان کی سب سے پہلی بڑی کامیابی عربی ادب میں مہارت حاصل کرنا تھی۔ اس دور میں دینی علوم کے لیے عربی زبان کا سیکھنا محض ایک ذریعہ نہیں بلکہ علمی بالیدگی کی بنیاد سمجھا جاتا تھا۔ آیت اللہ شیرازی نے کم سنی میں ہی نہ صرف عربی صرف و نحو میں مہارت حاصل کی بلکہ متن فہمی، ادب، بلاغت اور لغت میں بھی غیر معمولی قابلیت کا مظاہرہ کیا۔ ان کی عربی زبان پر مضبوط گرفت نے آگے چل کر تفسیر، فقہ اور اصول جیسے علوم میں گہرائی سے داخل ہونے میں ان کی بھرپور مدد کی۔

تعلیم کے دوران ان کی ایک اور نمایاں خصوصیت منطق (علم منطق) کے پیچیدہ اور مشکل مباحث کو سمجھنے اور تحلیل کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت تھی۔ علم منطق کو دینی علوم میں ایک بنیادی عقلی فن کی حیثیت حاصل ہے، اور اکثر طلباء اس کے دقیق اور پیچیدہ مباحث میں الجھ جاتے ہیں، لیکن آیت اللہ شیرازی نے نہایت کم وقت میں ان مباحث کو نہ صرف سمجھا بلکہ عملی زندگی میں ان کا تطبیقی استعمال بھی کیا۔ اس صلاحیت نے انہیں استدلالی انداز میں مسائل کو حل کرنے کا سلیقہ بخشا، جو بعد ازاں ان کے اصولی اور تفسیری اسلوب کی بنیاد بنا۔

تیسری اہم تعلیمی کامیابی ابتدائی فقہی مباحث میں گہری دلچسپی اور مہارت ہے۔ فقہ اسلامی کا شمار دینی علوم کے مرکزی ستونوں میں ہوتا ہے، اور آیت اللہ شیرازی نے اس فن میں کم عمری سے ہی خاص ذوق اور رغبت کا اظہار کیا۔ انہوں نے نہ صرف فقہی کتب کا مطالعہ کیا بلکہ عملی طور پر مسائل کو سمجھنے اور ان پر استنباط کرنے کا ہنر بھی سیکھا۔ ان کی فقہی ذہانت اس وقت مزید نکھر کر سامنے آئی جب انہوں نے اعلیٰ سطح کے فقہی دروس میں شرکت شروع کی اور اپنے اساتذہ سے فقہ کی باریکیاں سیکھیں۔ یہی دلچسپی اور محنت بعد ازاں انہیں ایک ممتاز مجتہد، مدرس اور مرجع تقلید کے منصب تک لے گئی۔

یہ تمام تعلیمی کامیابیاں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی شخصیت کا خمیر بچپن ہی سے نہایت مضبوط بنیادوں پر اٹھایا گیا تھا، اور ان کی ذہانت، جستجو اور اخلاص نے انہیں علمی دنیا میں ایک بلند مقام عطا کیا۔[8]

دینی تعلیم کا باقاعدہ آغاز:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے دینی تعلیم کا باقاعدہ آغاز اُس وقت کیا جب آپ کی عمر صرف 12 برس تھی۔ اس کم عمری میں انہوں نے شیراز کے ایک معروف و قدیم دینی ادارے مدرسہ آقا بابا خان میں داخلہ لیا، جو اس وقت شیراز کے سب سے ممتاز علمی مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ یہ مدرسہ نہ صرف علمی و دینی سرگرمیوں کا مرکز تھا بلکہ کئی جید علماء و فقہاء کی تعلیم و تربیت کی آماجگاہ بھی تھا۔ آیت اللہ شیرازی کی علمی بنیادیں اسی مدرسے میں رکھیں گئیں، جہاں انہوں نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ علمی نظم و ضبط اور فکری بالیدگی بھی حاصل کی۔

مدرسہ آقا بابا خان کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ یہ شیراز کے قدیم ترین اور مؤقر دینی مدارس میں شمار ہوتا تھا، جو کئی دہائیوں سے علمی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ اس مدرسے سے فارغ التحصیل ہونے والے متعدد علماء نے بعد ازاں ایران اور دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دیں۔ اس ادارے کا تعلیمی ماحول سنجیدگی، علمی گہرائی اور روایتی تدریسی اسلوب سے بھرپور تھا، جس نے طلبہ کی فکری نشوونما میں کلیدی کردار ادا کیا۔

یہ مدرسہ فقہ و اصول جیسے اہم دینی علوم کی تدریس کے لیے خصوصی شہرت رکھتا تھا۔ یہاں ان دونوں شعبوں میں مجتہدین اور ماہر اساتذہ کی نگرانی میں اعلیٰ سطح کے دروس کا اہتمام ہوتا تھا۔ آیت اللہ مکارم شیرازی نے اسی ادارے میں فقہ و اصول کے ابتدائی مباحث سے شناسائی حاصل کی، جو بعد میں ان کے اجتہادی مقام کی بنیاد بنی۔ اس مدرسے کا علمی ماحول، بزرگ اساتذہ کی موجودگی، اور علمی مباحثوں کی فضا نے آیت اللہ شیرازی کی شخصیت کو سنوارنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مدرسہ آقا بابا خان میں گزارا گیا یہ ابتدائی تعلیمی دور آیت اللہ مکارم شیرازی کے لیے نہایت نتیجہ خیز ثابت ہوا، جس نے ان کے اندر علم کی محبت، دینی شعور اور فکری گہرائی کی بنیادیں استوار کیں، جو بعد ازاں ان کی پوری زندگی کی علمی سمت متعین کرنے کا ذریعہ بنیں۔

تعلیمی مراحل:

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی دینی تعلیم مرحلہ وار انداز میں آگے بڑھی اور ہر مرحلے میں انہوں نے غیر معمولی شوق، محنت اور ذہانت کا مظاہرہ کیا۔ دینی علوم کے عمومی تعلیمی نظام کے مطابق، انہوں نے سب سے پہلے سطحیات یعنی ابتدائی درجات کی تکمیل کی۔ اس مرحلے میں انہوں نے عربی زبان و ادب، منطق، علم بلاغت، عقائد اور ابتدائی فقہ و اصول جیسے بنیادی علوم کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ سطحیات کے دوران عام طور پر جو کتابیں پڑھی جاتی ہیں، ان میں شرح امثلہ، صرف میر، عوامل، شرح قطر، مغنی، سیوطی، منطق المظفر، اور ابتدائی فقہی متون جیسے شرح لمعۃ شامل ہوتے ہیں۔ آیت اللہ شیرازی نے یہ تمام متون محنت اور گہری فہمی کے ساتھ مکمل کیے، جو ان کی علمی پختگی کا پہلا سنگ میل تھا۔

سطحیات کی تکمیل کے بعد انہوں نے سطوح عالیہ یعنی اعلیٰ درجات کی تعلیم کا آغاز کیا، جو دینی تعلیم کا ایک نہایت اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں انہوں نے فقہ و اصول کے ان بنیادی متون کا باقاعدہ مطالعہ شروع کیا جو مجتہد بننے کے لیے ضروری تصور کیے جاتے ہیں۔ فقہ میں مکاسب شیخ انصاری اور اصول میں رسائل اور کفایۃ الأصول جیسی دقیق اور استدلالی کتابیں شامل تھیں، جن کا مطالعہ نہایت دقت نظر، تجزیاتی فہم اور استاد کی رہنمائی کے تحت کیا جاتا ہے۔ آیت اللہ مکارم شیرازی نے ان متون کی تحصیل میں غیر معمولی دلچسپی اور مہارت کا مظاہرہ کیا، جو بعد ازاں ان کی اجتہادی قابلیت کا مظہر بنی۔ یہ دونوں مرحلے— سطحیات اور سطوح عالیہ— آیت اللہ شیرازی کے لیے اجتہاد کے دروازے کی تیاری کا زمانہ تھا، جس میں انہوں نے دینی علوم کی بنیادوں کو اس قدر مضبوط کر لیا کہ وہ آگے چل کر درس خارج میں شرکت کے اہل قرار پائے۔ ان مراحل میں ان کی علمی سنجیدگی، فکری گہرائی اور تجزیاتی صلاحیت نے انہیں دیگر ہم عصر طلبہ سے ممتاز مقام عطا کیا۔[9]

تعلیمی خصوصیات::

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کی تعلیمی زندگی کئی نمایاں خصوصیات کی حامل ہے۔ ان میں سب سے پہلے ان کی ذہانت و فطانت کا ذکر کیا جا سکتا ہے، جو مشکل ترین مباحث کو کم وقت میں سمجھ لینے اور اپنے اساتذہ کی توجہ کا مرکز بننے کی صلاحیت سے واضح ہوتی ہے۔ دوسری اہم خصوصیت ان کی محنت و لگن ہے، جو طویل مطالعاتی اوقات اور دروس کی تیاری میں خصوصی محنت سے عیاں ہوتی ہے۔

ان کی علمی زندگی کا ایک اہم پہلو ان کا علمی تجسس بھی ہے، جس میں وہ ہر علم کی گہرائی تک جانے کی کوشش کرتے ہیں اور سوالات اور تحقیقی رجحان رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کی اخلاقی خصوصیات بھی قابل ذکر ہیں، جن میں ادب و احترام کا خاص خیال، تواضع و انکساری، اور علمی مباحث میں اعتدال شامل ہے۔ یہ تمام خصوصیات مل کر ان کی شخصیت کو ایک ممتاز عالم اور مرجع تقلید کے طور پر نمایاں کرتی ہیں۔[10]

شیراز میں آخری تعلیمی سال:

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی نے 18 سال کی عمر تک شیراز میں تعلیم حاصل کی، لیکن اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے انہوں نے قم جانے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے پیچھے کئی اہم محرکات کارفرما تھے۔ سب سے پہلے ان کی علمی پیاس تھی، جو مزید علم حاصل کرنے کے شدید ارادے اور اعلیٰ سطح کے اساتذہ سے استفادہ کرنے کی خواہش سے واضح ہوتی ہے۔ ان کا یہ جذبہ انہیں شیراز کی محدود علمی فضاء سے نکل کر قم جیسے مرکز علم کی طرف لے گیا۔ دوسرا اہم محرک قم کی علمی حیثیت تھی، جو اس وقت ایران کا سب سے بڑا دینی مرکز تھا اور جہاں بڑے علماء اور مراجع تقلید کی موجودگی تھی۔ یہ ماحول ان کے لیے ایک بہترین موقع تھا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مزید نکھار سکیں اور دینی علوم میں مہارت حاصل کر سکیں۔ تیسرا اہم پہلو انہیں خاندانی حمایت حاصل تھی، جس میں والدین کی مکمل تائید شامل تھی۔ ان کے خاندان میں علمی کیریئر کی ایک مضبوط روایت تھی، جو ان کے لیے راہ ہموار کرنے کا باعث بنی۔ یہ حمایت ان کے عزم کو مزید مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی رہی۔ یہ تعلیمی دور آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی شخصیت کی تشکیل کا بنیادی دور تھا، جس نے آگے چل کر ایک عظیم عالم دین، مجتہد اور مرجع تقلید کی شکل میں پروان چڑھنے کی بنیاد رکھی۔[11]

قم کی طرف ہجرت: آیت اللہ مکارم شیرازی کا علمی ارتقاء

سن ۱۹۴۷ء میں آیت اللہ مکارم شیرازی نے شیراز سے قم المقدسہ کی طرف ہجرت کی، جو ان کے علمی سفر میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ یہ انتقال محض جغرافیائی تبدیلی نہیں تھی، بلکہ ایک نئی علمی دنیا میں داخلے کا اہم موقع تھا۔ اس وقت حوزہ علمیہ قم آیت اللہ العظمیٰ بروجردی کی قیادت میں اپنے عروج پر تھا اور ایران کا سب سے بڑا دینی تعلیمی مرکز تھا، جہاں ہزاروں طلبہ علم حاصل کرتے تھے اور مختلف علوم اسلامیہ کے ماہر اساتذہ موجود تھے۔[12]

آیت اللہ مکارم شیرازی نے قم میں متعدد جید علماء سے فیض حاصل کیا۔ آیت اللہ العظمیٰ بروجردی سے فقہ و اصول کے دروس میں شرکت کی اور تقریباً چھ سال تک ان کے خاص شاگرد رہے، جہاں سے انہوں نے فقہ استدلالی میں مہارت حاصل کی۔ علامہ سید محمد حسین طباطبائی سے فلسفہ اور تفسیر قرآن کے دروس لیے، خاص طور پر فلسفہ صدرائی کی تعلیم حاصل کی اور ہفتہ وار فلسفی مباحث میں شرکت کی۔ امام خمینیؒ سے اخلاقیات کے دروس میں شرکت کرتے ہوئے عرفان عملی کی تعلیم حاصل کی اور سیر و سلوک کے مراحل طے کیے۔[13]

قم میں قیام کے دوران آیت اللہ مکارم شیرازی نے نہ صرف تعلیم جاری رکھی بلکہ تدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ انہوں نے منطق (شرح منظومہ)، فلسفہ (بدایۃ الحکمۃ)، اور اصول فقہ (معالم الاصول) جیسے مضامین پڑھائے۔ ان کی تدریسی خصوصیات میں دقیق علمی مباحث، جدید اسلوب بیان، طلبہ کے سوالات کا تفصیلی جواب، اور مشکل مباحث کو آسان انداز میں پیش کرنا شامل تھا۔ ان کے دروس میں طلبہ کی کثیر تعداد شرکت کرتی تھی اور ان کی تدریسی صلاحیتوں کی شہرت ہو چکی تھی۔[14]

اس دوران آیت اللہ مکارم شیرازی نے متعدد علمی تحقیقی کام بھی کیے۔ انہوں نے ابتدائی علمی مقالات، فقہی مباحث پر تحریریں، اور فلسفی موضوعات پر تحقیقات لکھیں۔ وہ ہفتہ وار علمی مباحث، تحقیقی مجالس، اور علمی مناظرات میں بھی فعال طور پر شرکت کرتے تھے۔ ان کا تحقیقی رجحان جدید علمی اسلوب، دقیق تحقیقی روش، اور مسائل کے عمیق تجزیہ پر مبنی تھا۔[15]

قم کا یہ دور آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی شخصیت کی تشکیل میں انتہائی اہم ثابت ہوا۔ علمی اعتبار سے اس دور نے ان کی فقہی بصیرت، فلسفیانہ انداز فکر، اور تفسیری مہارت کو نکھارا۔ شخصی طور پر اس نے ان میں علمی تواضع، تحقیقی رویہ، اور استدلالی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا۔ معاشرتی سطح پر اس دور نے دیگر علماء سے روابط، علمی حلقوں میں مقام، اور طلبہ میں مقبولیت کا موقع فراہم کیا۔ یہی وہ بنیادی دور تھا جس نے بعد میں ایک عظیم مرجع تقلید، مفسر قرآن اور مصنف کی شکل میں ان کی شخصیت کو پروان چڑھایا۔[16]

نجف اشرف کا سفر: آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی تکمیل

1960ء کی دہائی میں آیت اللہ مکارم شیرازی نے علمی کمال کے حصول کے لیے نجف اشرف کا تاریخی سفر کیا۔ یہ سفر در حقیقت ایک جستجو تھی - علم کی جستجو، معرفت کی جستجو اور اجتہاد کی معراج تک پہنچنے کی جستجو۔ نجف اشرف جو صدیوں سے شیعہ علمی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا، اس وقت اپنے عروج پر تھا جہاں عظیم المرتبت علماء و مراجع کا فیض جاری تھا۔ نجف اشرف پہنچ کر آیت اللہ مکارم شیرازی نے سب سے پہلے آیت اللہ العظمیٰ سید محسن حکیم کے دروس خارج میں شرکت کی۔ ان کے دروس فقہ میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے جو نہ صرف عمق علمی کا نمونہ تھے بلکہ فقہ کو زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا بھی بہترین ذریعہ تھے۔ اس کے

بعد آپ نے آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی کے دروس میں شمولیت اختیار کی جو اصول فقہ میں اپنی منفرد شناخت رکھتے تھے۔ ان دونوں عظیم اساتذہ کے زیر سایہ آپ نے فقہی مباحث میں غیر معمولی مہارت حاصل کی اور اجتہاد کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔[17]

نجف اشرف میں آیت اللہ مکارم شیرازی کا قیام محض ایک طالب علم کی حیثیت سے نہیں تھا، بلکہ وہ ایک ممتاز عالم اور محقق کی حیثیت سے بھی جانے جاتے تھے۔ انہوں نے نجف کے علمی حلقوں میں فعال طور پر شرکت کی اور اپنے علمی نظریات سے دوسروں کو مستفید کیا۔ یہاں انہوں نے نہ صرف فقہ و اصول کے میدان میں اپنی مہارت کو نکھارا بلکہ تفسیر و حدیث کے میدان میں بھی اپنی تحقیقات کو وسعت دی۔ تقریباً تیرہ سال تک نجف اشرف میں قیام کے بعد آیت اللہ مکارم شیرازی دوبارہ قم واپس آ گئے۔ یہ واپسی ایک نئے عزم اور نئی ذمہ داریوں کے ساتھ تھی۔ اب ان کا مقصد صرف علم حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ علم کو پھیلانا اور نئی نسل کی تربیت کرنا تھا۔ قم واپسی کے بعد انہوں نے تدریس و تصنیف کے میدان میں غیر معمولی سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ ان کے دروس خارج جو فقہ و اصول پر مشتمل تھے، بہت جلد حوزہ علمیہ قم کے اہم دروس میں شمار ہونے لگے۔[18]

نجف اشرف کا یہ دور آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی شخصیت کی تکمیل کا دور تھا۔ اس دور نے نہ صرف ان کے علمی مقام کو بلند کیا بلکہ انہیں ایک جامع الشرائط مجتہد کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ یہی وہ دور تھا جس نے بعد میں آنے والی ان کی عظیم علمی، تفسیری اور تالیفی خدمات کی بنیاد رکھی۔ نجف کے اساتذہ سے حاصل کردہ علم و معرفت نے انہیں ایک ایسا عالم دین بنایا جو نہ صرف روایات کا امین تھا بلکہ زمانے کے تقاضوں کو بھی سمجھتا تھا۔[19]

آیت اللہ مکارم شیرازی کی تصانیف: ایک جامع علمی خزانہ

آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی کی علمی خدمات کا سب سے قیمتی اور ماندگار ثمر ان کی متعدد و متنوع تصانیف ہیں جن کی تعداد 150 سے زائد ہے۔ یہ تصانیف اسلامی علوم کے تقریباً تمام اہم شعبوں پر محیط ہیں اور ہر علمی سطح کے قارئین کے لیے یکساں مفید ہیں۔ آپ کی تحریریں اپنے منفرد اسلوب، واضح بیان اور گہرائی کے ساتھ ساتھ عصری مسائل سے ہم آہنگی کی وجہ سے ممتاز ہیں۔[20]

تفسیری تصانیف:

آپ کی تفسیری خدمات میں سب سے نمایاں کارنامہ "تفسیر نمونہ" ہے جو 27 جلدوں پر مشتمل ایک جامع تفسیر ہے۔ یہ تفسیر اپنے جدید اور عام فہم اسلوب کی وجہ سے خاصی مقبول ہے۔ "پیام قرآن" آپ کی ایک اور اہم تفسیری کاوش ہے جس میں قرآنی تعلیمات کو جدید اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ "تفسیر موضوعی قرآن" میں آپ نے قرآنی آیات کو موضوعاتی انداز میں پیش کرتے ہوئے مختلف معاشرتی، اخلاقی اور علمی مسائل پر قرآنی نقطہ نظر واضح کیا ہے۔[21]

فقہی و اصولی تصانیف:

فقہ کے میدان میں "انوار الاصول" آپ کی ایک شہرہ آفاق تصنیف ہے جو اصول فقہ کے طلبہ و اساتذہ کے لیے ایک معتبر کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ "مختصر الاَحکام" میں آپ نے عملی فقہ کے مسائل کو مختصر اور آسان انداز میں پیش کیا ہے جو عوام الناس کے

لیے بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ "کتاب النکاح"، "کتاب القضاء" اور "کتاب الحدود والتعزیرات" جیسی کتب میں آپ نے فقہ کے مختلف شعبوں پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔[22]

کلامی و فلسفی تصانیف:

عقائد اور فلسفہ کے میدان میں آپ کی "بحوث فی الملل والنحل"، "عقائدنا" اور "الأصول العامة للفقه المقارن" جیسی کتب خاصی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کتب میں آپ نے اسلامی عقائد کا دفاع کرتے ہوئے جدید شکوک و شبہات کے جوابات دیے ہیں۔[23]

اخلاقی و تربیتی تصانیف:

اخلاقیات کے میدان میں آپ کی "اخلاق در قرآن"، "مسئولیتھای جوانان" اور "زن در آئینہ جلال و جمال" جیسی کتب نوجوان نسل کی تربیت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ ان کتب میں آپ نے اسلامی اخلاقیات کو جدید انداز میں پیش کیا ہے۔[24]

جدید مسائل پر تحقیقات:

عصری مسائل پر آپ کی "انفورمیشن ٹیکنالوجی اور اسلام"، "بائیوٹیکنالوجی کے شرعی پہلو" اور "معاشیات اسلامی" جیسی کتب میں آپ نے جدید سائنسی و معاشرتی مسائل پر اسلامی نقطہ نظر پیش کیا ہے۔[25]

آیت اللہ مکارم شیرازی کی تصانیف کی چند نمایاں خصوصیات:

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کی تصانیف اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے اسلامی دنیا میں بے پناہ مقبول ہیں۔ ان کی تحریروں کی چند نمایاں خوبیاں درج ذیل ہیں:

علمی گہرائی کے ساتھ سادہ بیان:

آپ کی تحریروں میں پیچیدہ علمی مباحث کو انتہائی سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، آپ کی معروف تفسیر "تفسیر نمونہ" میں قرآنی آیات کی تشریح علمی گہرائی کے ساتھ کی گئی ہے، لیکن زبان اتنی سادہ ہے کہ عام قاری بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

روایتی علم کو جدید اسلوب میں پیش کرنا:

آپ نے روایتی دینی علوم کو جدید طرز تحریر اور ترتیب کے ساتھ پیش کیا ہے۔ "پیام قرآن" میں آپ نے قرآنی موضوعات کو جدید اسلوب میں ترتیب دے کر ایک منظم انداز میں پیش کیا ہے، جو روایتی تفسیری اسلوب سے ہٹ کر ہے۔

ہر علمی سطح کے قارئین کے لیے مناسب مواد:

آپ کی تصانیف میں طلبہ، علماء اور عام قارئین سب کے لیے مواد موجود ہے۔ "مفاتیح نوین" جیسی کتابیں نئے تعلیم یافتہ طبقے کے لیے جبکہ "انوار الفقاہہ" جیسی کتابیں اعلیٰ سطح کے فقہی مباحث پر مشتمل ہیں۔

عصری مسائل کا قرآنی و فقہی حل:

آپ نے جدید مسائل پر بھی گہری نگاہ ڈالی ہے۔ "فقہ مقارن انسائیکلوپیڈیا" میں آپ نے موجودہ دور کے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل پیش کیا ہے۔

تحقیقی انداز اور استدلالی طریقہ کار:

ہر موضوع پر آپ کی تحریروں میں مضبوط تحقیقی بنیادیں اور مدلل اسلوب پایا جاتا ہے۔ "پیام امام امیر المومنین" میں آپ نے نہج البلاغہ کے خطبات کی تشریح میں محکم استدلالی انداز اپنایا ہے۔

آپ کی یہ تصانیف نہ صرف ایران کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں بلکہ پاکستان، عراق، لبنان اور دیگر اسلامی ممالک کے علمی حلقوں میں بھی انہیں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آپ کے تحریری اسلوب کی خاص بات یہ ہے کہ وہ علماء اور طلباء دونوں کے لیے یکساں مفید ہیں- علماء کے لیے گہرائی اور طلباء کے لیے سہولت کے ساتھ ہیں۔[26]

تفسیر نمونہ: آیت اللہ مکارم شیرازی کا عظیم قرآنی کارنامہ

آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی کی تفسیر نمونہ اپنی علمی جامعیت کے لحاظ سے منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس تفسیر میں ہر آیت کی لفظی و صرفی تشریح کے ساتھ ساتھ شان نزول اور تاریخی پس منظر کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ مختلف مفسرین کے آراء کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے احادیث معصومین علیہم السلام سے استشہاد کیا گیا ہے۔ فقہی استنباطات اور علمی نکات کو بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے جس سے تفسیر کی علمی گہرائی میں اضافہ ہوا ہے۔[27]

تفسیر نمونہ کا عصری اسلوب اسے دیگر تفاسیر سے ممتاز کرتا ہے۔ جدید علمی و تحقیقی طریقہ کار اپناتے ہوئے اس میں منطقی ترتیب اور منظم انداز بیان کو اپنایا گیا ہے۔ پیچیدہ مباحث کو سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ جدید سائنسی دریافتیں اور قرآنی آیات کے درمیان ربط قائم کیا گیا ہے۔ معاصر سماجی مسائل کا قرآنی حل پیش کرتے ہوئے اس تفسیر نے قرآن کو موجودہ دور سے ہم آہنگ کر دیا ہے۔ یہ تفسیر اپنے قارئین کے لیے بھی منفرد اہمیت رکھتی ہے۔ علماء و طلباء کے لیے گہرے علمی نکات موجود ہیں تو عام قارئین کے لیے سلیس اور رواں زبان استعمال کی گئی ہے۔ ہر آیت کے عملی پیغامات اور نصیحتی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے جبکہ موضوعاتی انداز میں قرآنی تعلیمات کی تشریح کی گئی ہے۔[28]

تفسیر نمونہ کا منفرد انداز اسے روایتی تفاسیر سے ممتاز کرتا ہے۔ اس میں قرآن کو صرف تاریخی کتاب نہیں بلکہ زندہ و جاوید کتاب کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ آیات کے ظاہری معانی کے ساتھ ساتھ ان کے عملی تطبیقات پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ جدید ذہن کے شکوک و شبہات کا مدلل جواب دیتے ہوئے سائنسی حقائق اور قرآنی آیات میں مطابقت کو واضح کیا گیا ہے۔[29]

تفسیر نمونہ کی علمی اہمیت مسلمہ ہے۔ حوزات علمیہ میں یہ معتبر تفسیری ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جدید تفسیری رجحانات کا بہترین نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اسلامی تعلیمات کو عصری انداز میں پیش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کے لیے قابل استفادہ ہونے کی وجہ سے اسے وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ تفسیر نمونہ میں متعدد نمایاں موضوعات پر تفصیلی بحث

کی گئی ہے۔ توحید اور خدا شناسی کے قرآنی دلائل کو مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ معاشرتی عدل و انصاف کے قرآنی اصولوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اسلامی اخلاقیات اور انسانی تربیت کے پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے جدید سائنسی ایجادات اور قرآنی پیشین گوئیوں کے درمیان ربط قائم کیا گیا ہے۔ خاندانی نظام اور سماجی مسائل کا قرآنی حل پیش کرتے ہوئے اس تفسیر نے قرآن کو زندگی کی ہر مشکل کا حل ثابت کیا ہے۔[30]

آیت اللہ مکارم شیرازی کا تفسیری منہج واسلوب:

آیت اللہ عظمیٰ مکارم شیرازی کا تفسیری اسلوب اپنی جامعیت اور ہمہ گیری کی وجہ سے ممتاز ہے۔ ان کا تفسیری منہج علمی گہرائی اور عصری آگہی کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے، جسے مندرجہ ذیل پہلوؤں میں واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔

لغوی وادبی تحلیل:

آیت اللہ مکارم شیرازی کی تفسیر کا بنیادی امتیاز آیات کے الفاظ کی گہری لغوی تحقیق ہے۔ وہ ہر لفظ کی صرفی و نحوی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے عربی ادب کے اصولوں کے مطابق تشریح کرتے ہیں۔ اس میں عربی زبان کے اسالیب بیان، محاورات اور بلاغتی نکات کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ الفاظ کے اصلی معانی اور ان کے استعمالاتی پہلوؤں کے درمیان فرق کو واضح کرنا ان کے تفسیری اسلوب کی خاصیت ہے۔31

تاریخی وسبب نزول کی رعایت:

ان کی تفسیر میں ہر آیت کے تاریخی پس منظر اور شان نزول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ وہ آیات کے نزول کے خاص مواقع اور حالات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں، جس سے آیات کے صحیح مفہوم تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ تاریخی واقعات اور شواہد کی روشنی میں آیات کی تشریح کرنا ان کے منہج کی نمایاں خصوصیت ہے۔

منطقی وعقلی استدلال:

آیت اللہ مکارم شیرازی آیات کی تشریح میں محض نقلی دلائل پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ عقلی استدلال اور منطقی توجیہات کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔ وہ قرآنی تعلیمات اور عقلی اصولوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں، جس سے قرآن کے پیغام کی عقل انسانی کے ساتھ مطابقت واضح ہوتی ہے۔ مشکل ترین قرآنی مفاہیم کو عقلی دلائل کی روشنی میں سمجھانا ان کے تفسیری اسلوب کا حصہ ہے۔[32]

عصری مسائل سے ربط:

ان کا تفسیری منہج قرآن کو صرف ماضی کی کتاب نہیں سمجھتا، بلکہ اسے حال اور مستقبل کی رہنمائی کرنے والی کتاب کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جدید سائنسی دریافتیں، معاشی مسائل اور سیاسی چیلنجز کے حل کے لیے قرآنی رہنمائی کو واضح کرنا ان کے تفسیری اسلوب کی خاصیت ہے۔ وہ جدید ایجادات اور سائنسی نظریات کو قرآنی آیات کے ساتھ مربوط کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔[33]

روایات اہل بیتؑ سے استناد:

آیت اللہ مکارم شیرازی کی تفسیر میں اہل بیت علیہم السلام کی روایات کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ وہ ہر آیت کی تشریح

میں معصومینؑ کے اقوال وارشادات سے استفادہ کرتے ہیں، جس سے تفسیر کا تشیعی پہلو واضح ہوتا ہے۔ احادیث کی روشنی میں آیات کے باطنی معانی کو اجاگر کرنا اور ان کی سند و دلالت پر بحث کرنا ان کے تفسیری منہج کا حصہ ہے۔

ان تمام پہلوؤں کو ملاحظہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آیت اللہ مکارم شیرازی کا تفسیری اسلوب ایک متوازن، جامع اور ہمہ گیر اسلوب ہے جو قرآن فہمی کے تمام ضروری پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ اسلوب نہ صرف علماء و محققین کے لیے مفید ہے، بلکہ عام قارئین کے لیے بھی قابل فہم اور نتیجہ خیز ہے۔

خلاصہ بحث:

یہ مقالہ آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی حیات، علمی خدمات اور ان کے تفسیری اسلوب کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ آپ عصر حاضر کے ممتاز شیعہ مرجع تقلید ہیں جنہوں نے علمی، تفسیری، فقہی اور سماجی میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ مقالے میں آپ کی ولادت، ابتدائی تعلیم، شیراز، قم اور نجف اشرف کے علمی سفر، اہم اساتذہ سے استفادہ، اور اجتہادی مقام تک پہنچنے کے مراحل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

آیت اللہ مکارم شیرازی کی تصانیف کا دائرہ تفسیر، فقہ، اصول، عقائد، فلسفہ، اخلاق اور جدید علمی موضوعات تک پھیلا ہوا ہے۔ ان کی تفسیر "نمونہ" کو ایک عصری، عام فہم اور علمی جامعیت کی حامل تفسیر قرار دیا گیا ہے، جس میں لغوی تجزیہ، تاریخی تناظر، عقلی استدلال اور روایات اہل بیتؑ کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

ان کا تفسیری منہج قرآن کو ایک زندہ اور عملی کتاب کے طور پر پیش کرتا ہے جو جدید سائنسی و معاشرتی مسائل کا حل فراہم کرتا ہے۔ فقہی میدان میں ان کے اجتہادات اعتدال اور زمانہ شناسی کی عمدہ مثال ہیں۔ مقالہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ آیت اللہ مکارم شیرازی کی خدمات جدید اور روایتی دینی علوم کو جوڑنے والی ایک مضبوط کڑی ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

مقالے کے آخر میں سفارشات دی گئی ہیں کہ ان کے تفسیری اسلوب کو مدارس و جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے، ان کی تصانیف پر مزید تحقیق کی جائے اور ان کے علمی کارناموں کو دنیا بھر میں متعارف کرایا جائے۔

نتائج ابحاث:

- آیت اللہ عظمیٰ ناصر مکارم شیرازی کی شخصیت علم و عمل، فکر و عمل، اور روایت و جدت کا بہترین نمونہ ہے۔ ان کی علمی، تفسیری اور فقہی خدمات نے معاصر اسلامی دنیا میں دینی علوم کے احیاء میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ تفسیر نمونہ جیسی شاہکار تصنیف نے نہ صرف قرآن فہمی کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا بلکہ جدید ذہن کے علمی و فکری تقاضوں کو بھی پورا کیا ہے۔
- ان کا تفسیری منہج اپنی جامعیت اور ہمہ گیری کی وجہ سے ممتاز ہے جس میں لغوی تحقیق، تاریخی تشریح، عقلی استدلال، عصری تطبیقات اور روایات اہل بیتؑ سے استناد کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ یہ اسلوب نہ صرف قرآن کریم کے صحیح مفاہیم تک پہنچنے کا ذریعہ ہے بلکہ جدید دور کے چیلنجز کا قرآنی حل پیش کرنے میں بھی معاون ثابت ہوا ہے۔

- فقہی میدان میں ان کی خدمات نے اسلامی شریعت کو جدید مسائل کے حل کے لیے ایک زندہ و پائندہ نظام ثابت کیا ہے۔ ان کے فقہی اجتہادات میں اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ ساتھ زمانے کے تقاضوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ان کی متعدد فقہی تصانیف نے نہ صرف حوزات علمیہ بلکہ عام مسلمانوں کے لیے بھی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔
- آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اسلامی تعلیمات کو جدید اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ ان کے دروس، خطابات اور تحریروں میں علم و حکمت کے ساتھ ساتھ حلم و بردباری کا بھی پہلو نمایاں رہا ہے۔ ان کی تعلیمات نے نہ صرف ایران بلکہ پوری اسلامی دنیا کے نوجوانوں کی فکری و عملی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
- آج بھی آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی خدمات عالم اسلام کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کی تفسیری، فقہی اور علمی کاوشیں آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی علمی خزانہ ہیں۔ ان کی شخصیت اور کارنامے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اسلام ایک جامع اور ہمہ گیر دین ہے جو ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- حقیقت یہ ہے کہ آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی و فکری خدمات نے معاصر دور میں اسلامی تعلیمات کی صحیح تصویر پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کا کام نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی رہنمائی کا سرچشمہ ثابت ہو گا۔ ان کی یہ عظیم علمی میراث اسلامی دنیا کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے جس سے استفادہ کرنا ہر صاحب علم کے لیے ضروری ہے۔

سفارشات:

۱۔ تفسیری اسلوب کی تدریس کو فروغ دیا جائے:

آیت اللہ مکارم شیرازی کا تفسیری منہج عصر حاضر کے علمی و فکری تقاضوں کے مطابق ہے۔ اس اسلوب کو دینی مدارس اور جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ قرآن فہمی کے جدید طریقہ کار سے واقف ہو سکیں۔

۲۔ جدید مسائل پر فقہی آراء کی عام فہمی:

آپ نے دورِ حاضر کے سائنسی، معاشی اور سماجی موضوعات پر فقہی رہنمائی فراہم کی ہے۔ ان آراء کو عام فہم زبان میں ترجمہ کر کے مختلف ذرائع سے عام لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ وہ عملی طور پر مستفید ہو سکیں۔

۳۔ علمی و تحقیقی مراکز میں ان کی تصانیف پر مزید تحقیق کی جائے:

آیت اللہ مکارم شیرازی کی کتب میں مختلف موضوعات پر گراں قدر مواد موجود ہے۔ تحقیقی اداروں کو چاہیے کہ ان کی تحریروں پر تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ کریں تاکہ ان کے علمی سرمایہ سے بھرپور استفادہ ممکن ہو سکے۔

۴۔ "تفسیر نمونہ" کی اشاعت و ترویج کو وسعت دی جائے:

یہ تفسیر عصر حاضر کی منفرد قرآنی تفسیر ہے۔ اسے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے ڈیجیٹل اور طباعتی صورت میں عام کیا جائے، تاکہ قرآن فہمی کے یہ خزانے ہر فرد تک پہنچ سکیں۔

۵۔ طلبہ و علما کے لیے تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا جائے:

آیت اللہ مکارم شیرازی کی علمی خدمات کے ادراک اور ان سے استفادے کے لیے تربیتی ورکشاپس، سیمنارز اور مطالعاتی مجالس منعقد کی جائیں۔

۶۔ نئے مفسرین کے لیے ان کا اسلوب مشعلِ راہ ہو:

موجودہ اور آئندہ نسل کے مفسرین کے لیے آپ کا تفسیری منہج ایک مؤثر اور متوازن نمونہ ہے۔ اس سے رہنمائی لیتے ہوئے جدید دور کی ضروریات کے مطابق تفسیر نویسی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

حواشی و حوالہ جات:

---

[1] مکارم شیرازی، **دانشنامہ جہان اسلام** (تہران: مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، 2013ء)، 7:189۔

Makāram Shīrāzī, *Dāneshnāmeh-ye Jahān-e Islām* (Tehran: Markaz-e Dā'erat al-Maʻārif Bozorg Islami), 7:189.

[2] ایضاً۔

Ibid.

[3] ایضاً۔

Ibid.

[4] آیت اللہ مکارم شیرازی، **فہرست آثار** (قم: مرکز اطلاعات و مدارک اسلامی، 2019ء)، 99۔

Āyatullāh Makāram Shīrāzī, *Fehrist-e Āṣār* (Qum: Markaz-e Iṭṭilāʻāt wa Madārik-e Islāmī, 2019), 99.

[5] مکارم شیرازی، جمعی از نویسندگان، **زندگی نامہ و خدمات علمی** (تہران: انجمن آثار و مفاخر فرہنگی، 2016ء)، 65۔

Makāram Shīrāzī, jamʿī az nawīsandagān, *Zindagī Nāmah wa Khidmāt ʿIlmīyah* (Tehrān: Anjuman Āthār wa Mafākhir Farhangī, 2016), 65.

[6] مؤسسہ فرہنگی انتشاری دار المعارف، (تہران: دائرۃ المعارف تشیع، 2009ء)، 7:89۔

Mu'assasah Farhangī Intishārātī Dār al-Ma'ārif (Tehran: Dā'irat al-Maʻārif-e Tashayyu, 2009), 7:89.

[7] مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ، **تفسیر سورہ حمد از امام خمینی**، (تہران: مؤسسہ تنظیم و نشر، 2009ء)، 17۔

Mu'assasah Tanzīm wa Nashr-e Āthār-e Imām Khomeinī, *Tafsīr-e Sūrah Ḥamd az Imām Khomeinī* (Tehran: Mu'assasah Tanzīm wa Nashr, 2009), 17.

[8] ایضاً۔

Ibid.

[9] آیت اللہ مکارم شیرازی، ویب سائٹ، www.makarem.ir، صفحہ: 2، آخری رسائی: جنوری 2024۔

Āyatullāh Makāram Shīrāzī, website, www.makarem.ir, P: 2, Last accessed: January 2025.

[10] مکارم شیرازی، **اخلاق در قرآن** (قم: مدرسہ امام علی بن ابی طالب، 2007ء)، 2:89۔

Makāram Shīrāzī, *Akhlaq dar Qurʾān* (Qum: Madrasah Imām ʿAlī ibn Abī Ṭālib , 2007), 2:89.

[11] حسینی شیرازی، سید محمد، **تاریخ حوزہ علمیہ** (قم: انتشارات نور السجاد، 2005ء)، 107۔

Ḥusaynī Shīrāzī, Sayyid Muḥammad ‹*Tārīkh Ḥawzah ʿIlmiyyah* (Qum: Intishārāt Nūr al-Sajjād, 2005), 107.

[12] مکارم شیرازی، **فہرست آثار**، 99۔

Makāram Shīrāzī, Fehrist-e Āsār , 99.

[13] طباطبائی، سید محمد حسین، **المیزان فی تفسیر القرآن** (بیروت: مؤسسہ الاعلمی، 1997ء)، 9:90۔

Ṭabāṭabāʾī, Sayyid Muḥammad Ḥusayn al-Mīzān fī Tafsīr al-Qurʾān (Bayrūt: Muʾassasah al-Aʿlamī, 1997), 9:90.

[14] مکارم شیرازی، **انوار الاصول** (قم: مدرسہ امام علی بن ابی طالب، 2003ء)، 1:23۔

Makāram Shīrāzī, *Anwār al-Uṣūl* (Qum: Madrasah Imām ʿAlī ibn Abī Ṭālib , 2003), 1:23.

[15] **ایضاً**۔

Ibid.

[16] **ایضاً**۔

Ibid.

[17] مکارم شیرازی، جمعی از نویسندگان، **زندگی نامہ و خدمات علمی**، 65۔

Makāram Shīrāzī, jamʿī az nawīsandagān. Zindagī Nāmah wa Khidmāt ʿIlmīyah, 65.

[18] **ایضاً**۔

Ibid.

[19] **ایضاً**۔

Ibid.

[20] حسینی شیرازی، **تاریخ حوزہ علمیہ**، 107۔

Ḥusaynī Shīrāzī, *Tārīkh Ḥawzah ʿIlmiyyah* 107.

[21] مکارم شیرازی، ناصر، **پیام قرآن** (قم: مدرسہ امام علی بن ابی طالب، 2008ء)، 4:111۔

Makāram Shīrāzī, Nāṣir, *Payām al-Qurʾān* (Qum: Madrasah Imām ʿAlī ibn Abī Ṭālib, 2008), 4:111.

[22] مکارم شیرازی، **انوار الاصول**، 1:23۔

Makāram Shīrāzī, *Anwār al-Uṣūl*, 1:23.

[23] سید محسن، حکیم، **مستمسک العروۃ الوثقی** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2001ء)، 76۔

Sayyid Muḥsin، Ḥakīm, *al-Mustamsak al-ʿUrwah al-Wuthqā* (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2001), 76.

24 مکارم شیرازی، **اخلاق در قرآن**، 2:89۔

Makāram Shīrāzī, *Akhlaq dar Qurʾān*, 2:89.

25 کتابخانہ، آیت اللہ مکارم شیرازی، https://library.makarem.ir، صفحہ:2، آخری رسائی: جنوری 2024۔

Kitābkhānah-yi Āyatullāh Makāram Shīrāzī, https://library.makarem.ir, *P: 2, Last accessed: January 2025.*

26 پایگاہ اطلاع رسانی حوزہ، www.hawzah.net، صفحہ:1۔

Pāygāh Iṭṭilāʿ Rasānī Ḥawzah, www.hawzah.net, *P: 2, Last accessed: March 2025.*

27 آیت اللہ مکارم شیرازی، **تفسیر نمونہ: ایک تعارف** (تولید: مرکز تحقیقات کامپیوتری علوم اسلامی، 2021ء)، 3۔

Āyatullāh Makāram Shīrāzī, *Tafsīr-i Namūnah: aik Taʿāruf* (Tawlīd: Markaz Taḥqīqāt-i Kāmputerī ʿUlūm-i Islāmī, 2021), 3.

28 ایضاً۔

Ibid.

29 آیت اللہ مکارم شیرازی، **روش تفسیری** (مجلہ علوم قرآن وحدیث، شمارہ 45، 2018ء)، 7۔

Āyatullāh Makāram Shīrāzī, Rawish-i Tafsīrī *Majallah (Ulūm-i Qurʾān wa Ḥadīth*, Vol.: 45, 2018), 7.

30 ایضاً۔

Ibid.

31 مکارم شیرازی، ناصر، **تفسیر موضوعی قرآن** (تہران: دار الکتب الاسلامیہ، 2010ء)، 78۔

Makāram Shīrāzī, Nāṣir، *Tafsīr Mawḍūʿī-yi Qurʾān* (Tehrān: Dār al-Kutub al-Islāmīyah, 2010), 78.

32 ایضاً۔

Ibid.

33 مکارم شیرازی، **مختصر الأحکام** (قم: ناشر مدرسہ امام علی بن ابی طالب، 2015ء)، 143۔

Makāram Shīrāzī, *Mukhtaṣar al-Aḥkām* (Qum: Nāshir Madrasah Imām ʿAlī ibn Abī Ṭālib, 2015), 143.